السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگراسلامی مملکت کے قیام کےلیے کوئی جماعت بنتی ہے اوراس کے امیر کے ہاتھ پر تمام ممبران جماعت بیعت (بیعت ارشاد) کرتے ہیں تو اس کی کیا شرعی حیثیت ہوگی؟ (جائز، غلط، بدعت وغیرہ)؟ (عبدالمتین ، ماڈل ٹاؤن لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی مملکت کے قیام کےلیے ذاتی ،انفرادی اورجماعت سازی کے بغیر اجتماعی کوشش جاری رکھنی چاہیے اور سب سے پہلے اپنی اوراپنے متعلقین کی کتاب وسنت کے مطابق اصلاح کرنی چاہیے ۔ موجودتمام جماعتیں باطل ہیں اور "وَلَا تَفَرَّقُوا"اور فرقے فرقے نہ بنو۔ (آل عمران :103) کے قرآنی حکم کے سراسر خلاف ہیں۔

ارشاد باری تعالی سے معلوم ہوتا ہے کہ پارٹیاں پارٹیاں ، فرقے فرقے اور گروہ گروہ نہ بنو۔ جب کہ جماعت پرست لوگ عملاً یہ کہتے ہیں کہ پارٹیاں بناؤاور گروہ درگروہ میں بٹ جاؤ۔

جب تک روئے زمین کے تمام صحیح العقیدہ لوگ مل کر ایک ہی جماعت اور ایک ہی خلیفہ کے تحت نہ ہوجائیں ان تمام پارٹیوں میں شمولیت جائز نہیں ہے ۔ان کی رکنیت ،چندہ مہم اور حزبیت سے دُور دُور رہ کر ان سے معروف (نیکی) میں تعاون کیا جاسکتا ہے ،اسلام میں صرف دو ہی بیعتیں ہیں:

1 نبی کی بیعت۔

2 خلیفہ کی بیعت۔

ان کے علاوہ تیسری کسی بعیت کا دین اسلام میں کوئی نام ونشان نہیں ہے تفصیل کےلیے شیخ البانی رحمة اللہ علیہ کے مشہور شاگرد شیخ علی حسن الحلبی کی کتاب : "البیعة بین السنة والبدعة عند الجماعات الإسلامیة"کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

تنبیہ :۔

بیعت بھی صرف اسی خلیفہ کی کرنی چاہیے جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ سے ثابت ہے ۔ دیکھئے المسند من مسائل الامام رحمة اللہ علیہ (قلمی 1،بحوالہ الامامة العظمیٰ عند اہل السنة والجماعة ص (217) ومسائل الامام احمد لابن ہانیء (2/185رقم :2011)والسنہ للخلال (ص80،81رقم :10وھو صحیح عن احمد رحمة اللہ علیہ

شیخ علی حسن الحلبی نے فرمایا:

"لا تكون البيعة الا لامير المومنين فقط"

(امیر المومنین کے علاوہ کسی دوسرے کی بیعت جائز نہیں ہے ۔ البیعہ ص 23

علی حسن الحلبی صاحب نے مزید لکھا ہے:

"لا تعطى البيعة على انواعها الا لخليفة المسلمين المنفذ للاحكام المطبق للحدود"

(بیعت اپنی تمام اقسام کے ساتھ صرف اسی کی کرنی چاہیے جو مسلمانوں کا خلیفہ ہو،جس نے احکام کونافذ اور(اسلامی) حدود کو رد بعمل (لاگو) کررکھا ہو۔ (البیعہ ص 28"

(وما علینا الا البلاغ (20/صفر 1427ھ) (الحدیث :25

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب